بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بیس رکعات تراویح سنت ہے

حضرت مولانا محمد شفیع قاسمی بن ڈاکٹر علی ملپا بھٹکلی

ناظم ادارہ رضیۃ الابرار بھٹکل

تراویح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت دائمہ ہے، اور رمضان المبارک کی مخصوص عبادت ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کبھی ثلث رات، کبھی نصف رات اور کبھی پوری رات تراویح پڑھنا کتب حدیث میں مذکور ہے۔

حدیث ۱) عن نعیم بن زیاد قال: سمعت النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ علی منبر حمص یقول: قمنا مع رسول اللہ ﷺ فی شہر رمضان لیلۃ ثلاث وعشرین إلی ثلث اللیل، ثم قمنا معہ لیلۃ خمس وعشرین إلی نصف اللیل، ثم قمنا معہ لیلۃ سبع وعشرین حتی ظننا أن لن ندرک الفلاح. ﴿صحیح ابن خزیمۃ، ابواب قیام شہر رمضان، ومستدرک حاکم، باب قیام اللیل فی رمضان، وقال حاکم ہذا حدیث صحیح علی شرط البخاری وقال الذہبی حدیث حسن﴾

ترجمہ: حضرت نعیم بن زیادؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو منبر حمص پر کھڑے ہوکر فرماتے ہوئے سنا کہ ہم لوگ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) رمضان المبارک کی ۲۳ ویں رات کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک تہائی رات تک تراویح پڑھی، پھر ۲۵ ویں رات کو آدھی رات تک تراویح پڑھی، پھر ۲۷ ویں رات کو اتنی رات تک تراویح پڑھی کہ سحری کا وقت ختم ہونے کا اندیشہ ہوا۔

حدیث ۲) حدثنا عبدالواحد بن زیاد، حدثنا الحسن بن عبیداللہ، حدثنا إبراہیم، عن الأسود، عن عائشۃ قالت: کان رسول اللہ ﷺ یجتہد فی رمضان مالا یجتہد فی غیرہ. (رواہ عفان بن مسلم ،وإسنادہ صحیح)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں جتنا مجاہدہ (عبادت) کرتے تھے، اتنا غیر رمضان میں نہیں کرتے تھے۔

حدیث ۳) عن عائشۃ زوج النبی ﷺ أنہا قالت: کان رسول اللہ ﷺ إذا دخل رمضان شدَّ مئزرہ، ثم لم یاتِ فراشہ حتی ینسلخ. (صحیح ابن خزیمۃ ۲۲۱۶، قال المناوی: إسنادہ حسن، التیسیر بشرح الجامع الصغیر ۲/۲۸۶)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کی شریک حیات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رمضان المبارک کا مہینہ آتا تو رسول اللہ ﷺ کمر کس لیتے تھے اور رمضان ختم ہونے تک بستر کے قریب نہیں آتے تھے۔

حدیث ۴) عن ابن شہاب أخبرنی عروۃ أن عائشۃ رضی اللہ عنہا أخبرتہ أن رسول اللہ ﷺ خرج لیلۃً من جوف اللیل فصلی فی المسجد، وصلی رجال بصلاتہ، فأصبح الناس فتحدثوا، فاجتمع أکثر منہم، فصلی فصلوا معہ، فأصبح الناس فتحدثوا فکثر أہل المسجد من اللیلۃ الثالثۃ، فخرج رسول اللہ ﷺ فصلی بصلاتہ، فلما کانت اللیلۃ الرابعۃ عجز المسجد عن أہلہ حتیٰ خرج لصلاۃ الصبح، فلما قضیٰ الفجر أقبل علی الناس فتشہد ثم قال: أما بعد فإنہ لم یخف علی مکانکم. ولکنی خشیت أن تفرض علیکم فتعجزوا عنہا. فتوفی رسول اللہ ﷺ والأمر علی ذٰلک. ﴿صحیح بخاری، باب فضل من قام رمضان﴾

ترجمہ: ابن شہاب (امام زہریؒ) روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے عروہؒ نے کہا کہ مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ ایک بار دیر رات گھر سے نکلے اور مسجد میں تراویح پڑھی، اور آپ کے ساتھ کچھ اور لوگوں نے بھی تراویح پڑھی، جب صبح ہوئی تو لوگوں نے اس کے متعلق

گفتگوشروع کی اور بہت سے لوگ جمع ہوگئے، دوسرے روز جب آپ نے تراویح پڑھی تو سب نے آپ کے ساتھ تراویح پڑھی، پھر صبح ہوئی اور اس کا چرچا ہوا، تیسری رات نمازیوں کی تعداد بہت بڑھ گئی، رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور تراویح پڑھی اور سب نے آپ کے ساتھ تراویح ادا کی، جب چوتھی رات آئی تو نمازیوں کی کثرت سے مسجد میں جگہ نہ رہی، یہاں تک کہ فجر کی نماز کے لئے آپ باہر تشریف لائے اور نماز پڑھنے کے بعد لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تم لوگوں کی موجودگی مجھ سے پوشیدہ نہ تھی، لیکن مجھے خدشہ ہوا کہ یہ نماز (تراویح) تم پر فرض کردی جائے پھر تم اس سے عاجز ہوجاؤ، پھر رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی اور یہی صورت رہی۔

بیس رکعات پر عمل رسول وعمل صحابہ

حدیث ۵) حدثنا یزید بن هارون، قال: أخبرنا إبراهیم بن عثمان، عن الحکم، عن مقسم، عن ابن عباس: أن رسول الله ﷺ کان یصلی فی رمضان عشرین رکعة والوتر. (مصنف ابن أبی شیبة ۷۷۷۴، إسناده حسن)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک کے مہینے میں بیس (۲۰) رکعات تراویح اور وتر پڑھا کرتے تھے۔

اس حدیث کی سند کو بعض محدثین نے ابراہیم بن عثمان کی وجہ سے ضعیف لکھا ہے، لیکن ہمارے خیال میں یہ حدیث حسن کے درجہ کو پہنچتی ہے۔ اسلئے کہ حضرت ابراہیم بن عثمانؒ کو چھوڑ کر سب راوی بخاری کے ہیں اور ابراہیم بن عثمانؒ پر بہت سے محدثین نے سکوت اختیار فرمایا ہے۔

قال البخاری: سکتوا عنه اور سلفی عالم شیخ ناصر الدین البانیؒ نے **ابراهیم بن عثمان عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس** کے اسی طرق کو صحیح وضعیف ابن ماجہ ۱۴۹۵ میں صحیح لکھا ہے۔ نیز بیس رکعات کی تائید میں دوسری احادیث اور عمل صحابہ بھی موجود ہے۔

حدیث ٦) حدثنا أبو الفضل عبید الله بن عبدالرحمٰن الزهری، حدثنا محمد بن هارون، (وفی روایة حدثنامحمد) بن حمید الرازی، حدثنا إبراهیم بن المختار، عن عبدالرحمٰن بن عطاء، عن (عبدالملک بن جابر) بن عتیک، عن جابر بن عبدالله رضی الله عنهما أن النبی ﷺ خرج لیلة فی رمضان فصلی بالناس أربعة وعشرین رکعة. (مخطوطات لأبی طاهر الأصبهانی ۲۲۳، إسناده حسن)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک کی ایک رات باہر تشریف لاکر چوبیس (۲۴) رکعات نماز پڑھائی۔

حدیث ۷) حدثنا شجاع بن مخلد، قال: حدثنا هشیم، قال منصور، أنبا الحسن قال: کانوا یصلون عشرین رکعة، فإذا کانت العشر الأواخر زاد ترویحة شفعین. (فضائل رمضان لابن أبی الدنیا ۵۳، وإسناده صحیح علی شرط مسلم)

ترجمہ: حضرت حسن بصریؒ (تابعی، متوفی ۱۱۰ھ) فرماتے ہیں کہ صحابہ وتابعین رمضان المبارک میں بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھتے تھے، اور آخیری عشرہ میں ایک ترویحہ یعنی چار (۴) رکعات کا اضافہ فرماتے، یعنی جملہ چوبیس (۲۴) رکعات پڑھتے۔

حدیث ۸) أخبرنا ابن أبی ذئب، عن یزید بن خصیفة، عن السائب بن یزید رضی اللہ عنہ قال: کانوا یقومون علی عهد عمر فی شهر رمضان بعشرین رکعة، وکانوا لیقرء ون بالمئین من القرآن. (مسند ابن الجعد ۲۸۲۵، إسناده صحیح علی شرط الشیخین)

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں رمضان المبارک کے مہینہ میں صحابہ وتابعین بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھتے تھے، اور وہ سو سو آیتیں پڑھا کرتے تھے۔

حدیث ۹) عن أبی العالیة عن أبی بن کعب رضی اللہ عنہ:أن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ أمر أبیًّا أن یصلی بالناس فی رمضان،فقال:إن الناس یصومون النھار ولایحسنون أن یقرأوا،فلو قرأت القرآن علیھم باللیل، فقال: یاأمیر المؤمنین!ھذا شئ لم یکن،فقال:قدعلمتُ ولکنه أحسن،فصلی بھم عشرین رکعة.(المختارۃ لضیاء المقدسی ۱۱۶۱،وإسنادہ حسن)

ترجمہ: حضرت ابوالعالیہؒ (تابعی) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ کو رمضان المبارک میں تراویح پڑھانے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ لوگ دن میں روزہ تو رکھ لیتے ہیں مگر قرآن (یاد نہ ہونے کی وجہ سے) تراویح نہیں پڑھ سکتے،اس لئے تم ان لوگوں کو رات میں تراویح پڑھاؤ،حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یاامیر المؤمنین! یہ ایسی چیز کا حکم ہے جس پر ابھی تک عمل نہیں ہے (یعنی باجماعت تراویح) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھے معلوم ہے،لیکن یہی صحیح ہے،توانہوں نے بیس رکعات تراویح پڑھائی۔

حدیث ۱۰)عن مالک، عن یزید بن رومان أنه قال: کان الناس یقومون فی زمان عمربن الخطاب فی رمضان بثلاث وعشرین رکعة.(موطا امام مالک ۲۵۲، إسنادہ مرسل صحیح)

ترجمہ: حضرت امام مالکؒ حضرت یزید بن رومانؒ سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ وتابعین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دورخلافت میں تیئیس رکعات (بیس رکعات تراویح اور تین رکعات وتر) پڑھا کرتے تھے۔

ان احادیث کی بناپرامام ابوحنیفہؒ،امام مالکؒ،امام شافعیؒ،امام احمد ابن حنبلؒ،امام سفیان ثوریؒ،امام عبداللّٰہ ابن مبارکؒ،امام داودظاہریؒ وجمہورعلماءامت بیس(۲۰) رکعات تراویح کوسنت کہتے ہیں۔اس کے برخلاف غیرمقلد/اہل حدیث/سلفی حضرات بیس(۲۰) رکعات تراویح کا انکار کرتے ہوئے آٹھ (۸) رکعات کوسنت سمجھتے ہیں،اوران احادیث سے استدلال کرتے ہیں۔

(۱)عن أبی سلمةبن عبدالرحمن بن عوف أنه سأل عائشة رضی اللہ عنھا:کیف کا نت صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان؟ فقالت: ماکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزید فی رمضان،ولا فی غیرہ،علی إحدیٰ عشرۃ رکعة. یصلی أربعاً، فلا تسأل عن حسنھن وطولھن،ثم یصلی أربعاً،فلا تسأل عن حسنھن وطولھن،ثم یصلی ثلاثاً.فقالت عا ئشة : فقلت یا رسول اللہ!أتنام قبل أن تو تر؟ فقال:یاعائشة إن عینیَّ تنامان،ولاینام قلبی.﴿موطأامام مالک،باب صلاۃالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الوتر،وصحیح بخاری،باب قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم با اللیل فی رمضان وغیرہ ، وصحیح مسلم ،باب صلاۃاللیل﴾

ترجمہ: حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللّٰہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں کس طرح نماز پڑھتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللّٰہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ(۱۱) رکعات سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ پہلے چار رکعت پڑھتے ،مت پوچھو کہ وہ کتنی طویل اور کتنی عمدہ ہوتیں، پھر چار رکعت پڑھتے ،مت پوچھو کہ وہ کتنی طویل اور کتنی عمدہ ہوتیں، پھر تین رکعات ادافرماتے۔حضرت عائشہ رضی اللّٰہ عنہا فرماتی ہیں جب میں عرض کرتی یارسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو گئے تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشادفرماتے:اے عائشہ!میری آنکھیں سوتی ہیں مگر میرا دل نہیں سوتا۔

(۲)عن جابربن عبد اللہ رضی اللہ عنھما قال:صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان ثمان رکعات والوتر،فلما کان من القابلة اجتمعنا فی المسجد ورجونا أن یخرج الینا،فلم نزل فی المسجد،حتیٰ أصبحنا فدخلناعلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم،فقلناله یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! رجونا أن تخرج إلینا فتصل بنا،فقال:کرھت أن یکتب علیکم الوتر.﴿ابن خزیمة،وصلاۃ الوترلمحمدبن نصرالمروزی﴾

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللّٰہ رضی اللّٰہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں ہم لوگوں کو آٹھ رکعات اور وتر پڑھائی،چنانچہ اگلی رات ہم مسجد میں جمع ہوگئے اور آپ کے آنے کی امید میں رہے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہیں لائے،جب صبح ہوئی تو ہم لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر

ہوکرعرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! کل رات ہم مسجد میں جمع ہوکر اس امید میں رہے کہ آپ ہمیں نماز پڑھائیں گے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے ناپسند ہوکہ کہیں وتر تم پر فرض کردی جائے۔

اس روایت میں عیسیٰ بن جاریہ منفرد ہیں جو محدثین کے نزدیک ضعیف اور مجروح ہیں۔

(۳)عن مالک،عن محمد بن یوسف،عن السائب بن یزید،أنه قال: أمر عمر بن الخطاب أبی بن کعب وتمیم الداری أن یقوماللناس بإحدی عشرۃ رکعة،قال:وقدکان القارئ یقرابالمئین،حتی کنانعتمد علی العصی من طول القیام ،وما کنا ننصرف إلا فی فروع الفجر. ﴿مؤطا امام مالک،باب ما جاء فی قیا م رمضان﴾

ترجمہ: امام مالکؒ محمد بن یوسفؒ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب ؓ نے ابی بن کعب ؓ اور تمیم داری ؓ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو گیارہ رکعات پڑھائیں۔ راوی فرماتے ہیں کہ امام کئی سو آیتیں پڑھا کرتے تھے اور ہم لوگ طول قیام کی وجہ سے لاٹھیوں پر ٹیک لگایا کرتے تھے اور ہم لوگ سحری کے وقت گھر جایا کرتے تھے۔

(۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث سے تراویح مراد لینا صحیح نہیں ہے، اسلئے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رمضان وغیر رمضان کا ذکر کرتی ہیں۔ لہذا یہ رمضان کی مخصوص نماز (تراویح) نہیں ہوئی، اور اتنام قبل ان توتر ؟ کہتی ہیں۔ یعنی اس نماز کو وتر کہتی ہیں، اور اس روایت سے تہجد اور وتر کی بھی گیارہ ہی رکعات ثابت نہیں ہوتی ہے۔ اسلئے کہ دوسری روایات میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سات، نو، تیرہ، سترہ رکعات کا ذکر کرتی ہیں۔

(۲) حضرت جابر ؓ کی حدیث سے تراویح مراد لینا صحیح معلوم نہیں ہوتا، اسلئے کہ رسول اللہ ﷺ نے کرهت أن یکتب علیکم الوتر کے الفاظ ارشاد فرمائے، یعنی مجھے وتر کا فرض ہونے کا خوف معلوم ہوتا ہے۔ اور اس حدیث سے آٹھ (۸) رکعات تراویح مراد لینا بھی صحیح نہیں ہے، اسلئے کہ حضرت جابر ؓ کی حدیث اوپر گذر چکی ہے، جس میں چوبیس (۲۴) رکعات پڑھنے کا ذکر ہے۔ نیز دوسری روایات میں بیس (۲۰) رکعات پڑھنے کا ذکر موجود ہے۔

(۳) امام مالکؒ کی روایت سے بھی گیارہ (۱۱) رکعات تراویح مراد لینا صحیح نہیں ہے، اسلئے کہ امام مالکؒ سے بیس (۲۰) رکعات کی روایت بھی منقول ہے، جس کا تذکرہ علامہ ابن حجر عسقلانیؒ نے فتح الباری میں کیا ہے۔ اور امام مالک نے اس حدیث کے متصل حضرت یزید بن رومانؒ کی تیئیس (۲۳) رکعات کی حدیث کو بھی نقل کیا ہے۔ اور امام مالکؒ کا عمل بھی گیارہ (۱۱) رکعات پر نہیں تھا۔ اسلئے بعض علماء نے احدی عشرہ کے لفظ کا وہم قرار دیا ہے۔ اور صحیح احدی عشرین (۲۱) لکھا ہے۔ علاوہ ازیں اس حدیث کے راوی حضرت محمد بن یوسفؒ ہی سے داود بن قیسؒ اور عبدالعزیز بن محمد دراوردیؒ اکیس (۲۱) رکعات نقل کرتے ہیں، جیسا کہ مصنف عبدالرزاق اور شرح زرقانی میں موجود ہے۔ اور دوسری روایات میں حضرت ابی بن کعب ؓ کا بیس (۲۰) رکعات پڑھانا ثابت ہے۔ لہذا جمہور محدثین وفقہاء نے ان احادیث کو تراویح پر محمول نہیں کیا ہے۔ اسی وجہ سے صحابہ، تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین بیس (۲۰) رکعات تراویح پر عمل کیا اور ابتداء سے لے کر آج تک حرمین شریفین (مسجد الحرام ومسجد نبوی ﷺ) میں بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھی جاتی ہے۔

تفصیل کیلئے راقم کی کتاب ”تراویح سنت کے مطابق پڑھئے“ اور ”جائزہ پر جائزہ“ کا مطالعہ کیجئے۔ ملنے کا پتہ، ادارہ رضیۃ الابرار، سلمان آباد، بھٹکل 581320، کرناٹک، ہند، موبائل 0091-9900794451